ہوتی ہے تو اُسے بیچ دیتا ہے۔ پھر اکیلی عورت تو مالک نہیں ہو سکتی۔ اور دوسری بات یہ کہ زیور اُسے حق مہر میں بھی نہیں ملا۔

۴- میری ساس کے پاس کچھ زیور ہے جو کہ اُن کے کہنے کے مطابق کڑے دونوں بیٹوں کو اور کانوں کی جھمکیاں اور انگوٹھیاں دونوں بیٹیوں کو ملیں گی۔ وہ ماشاء اللہ ابھی حیات ہیں۔ لیکن انہوں نے فیصلہ کر کے سب کو بتا دیا ہے کہ یہ میری طرف سے سب کو میرے مرنے کے بعد تحفہ ملے گا۔ لیکن میرے میاں کا اصرار ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا یہ سب کچھ شریعت کے مطابق تقسیم ہوگا۔ اس کے بارے میں بھی آپ کے مشورے اور مذہب کے صحیح فیصلے کے مطابق جاننا چاہتی ہوں۔

## جواب:

۱- نوجوان عورتوں کے لیے ایسی صورت میں قبرستان میں جانا جب کہ مقصد رونا، پیٹنا اور بے صبری کا مظاہرہ کرنا نہ ہو، ممنوع تو نہیں ہے لیکن بہتر بھی نہیں ہے۔ البتہ عمر رسیدہ خواتین عبرت حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی خاطر جانا چاہیں تو بلا کراہت جائز ہے۔ آپ کے لیے بہتر یہی ہے کہ اپنے شوہر کی رائے پر عمل کرتے ہوئے صبر کا مظاہرہ کریں۔ بیٹے کی قبر پر پہنچ کر یہ بھی ممکن ہے کہ آپ سے صبر نہ ہو سکے اور شرعی حدود سے تجاوز ہو جائے۔

۲- شوہر اپنی رقم سے آپ کی طرف سے قربانی دے سکتے ہیں۔ آپ کو قربانی کا ثواب مل جائے گا۔ لیکن اگر ان پر قربانی واجب ہو تو اپنی قربانی کے ساتھ آپ کی طرف سے قربانی دیں۔ عورت اگر خود صاحبِ نصاب ہو تو اُس پر بھی قربانی دینا واجب ہوتا ہے۔

۳- زیورات کے بارے میں فیصلہ کرنا کہ ان کا مالک کون ہے، آپ لوگوں کا اپنا کام ہے۔ آپ یہ طے کر لیں اور اس کے بعد جو بھی اس کے مالک ہوں ان پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ اگر مالک آپ ہوں تو زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے شوہر آپ کو اتنی رقم بطور ہبہ دے دیا کریں جس سے آپ کے زیورات کی زکوٰۃ ادا ہو جائے۔ ملکیت کا فیصلہ کرنے کے لیے یہ بات بھی دیکھی جاتی ہے کہ زیورات دیتے وقت دینے والے کی نیت کیا تھی، یا عرف اور رواج کیا تھا۔ اگر دیتے وقت خاوند نے یہ نیت کی تھی کہ اس کی بیوی زیور کی مالکہ ہوگی یا عرف اور رواج مالکانہ طور پر